دل کی بات　　　سید محمد کفیل بخاری

پنجاب اسمبلی کا تحفظِ خواتین بل

۲۴ر فروری ۲۰۱۶ء کو پنجاب اسمبلی نے ’’تحفظ خواتین‘‘ کے عنوان سے ایک ایسا مضحکہ خیز بل منظور کیا جو اس وقت میڈیا پر موضوع بحث بنا ہوا ہے۔ اخباری تفصیلات کے مطابق خواتین پر تشدد کرنے والے مردوں کو ٹریکنگ کڑے لگائے جائیں گے اور کڑے اتارنے پر سزا دی جائے گی۔ خواتین پر گھریلو تشدد، معاشی استحصال، جذباتی، نفسیاتی، بدکلامی اور سائبر کرائمز قابل تعزیر جرائم ہوں گے۔ مرد کو ۲ر دن کے لیے گھر سے نکالا جاسکے گا، خواتین کے تحفظ کے لیے شیلٹر ہومز بنائے جائیں گے وغیرہ وغیرہ۔ بل کے حوالے سے بہت کچھ کہا اور لکھا جارہا ہے۔ ہماری دانست میں خواتین پر تشدد کا اصل سبب یہاں کا جاگیردارانہ نظام ہے جس کی جڑوں کو ختم کرنا کسی کے بس میں نہیں۔ ’’ونی‘‘ قرآن سے شادی کی رسمیں اور بیٹیوں کو وراثت سے محروم کرنا ظالمانہ جاگیرداری نظام کا حصہ ہے۔ پنجاب اسمبلی نے اس بل کے ذریعے گنگا ہی الٹی بہادی۔

ہمارا دین، تعلیم و تربیت، تہذیب و ثقافت اور سماجی و مذہبی قدریں ہمارے خاندانی نظام میں ہی محفوظ ہیں۔ جسے تباہ کرنا مغرب کا قدیم ایجنڈہ ہے اور مذکورہ بل اسی ایجنڈے کا حصہ ہے، اگر عدالتی نظام کو بہتر سے بہتر بنانے اور عوام میں تعلیم و تربیت کے ذریعے شعور بیدار کرنے کی محنت کی جائے تو ایسے لایعنی بل کی ضرورت ہی نہیں۔

ایسا لگتا ہے کہ عالمی استعمار نے بنا بنایا بل پنجاب حکومت کو ای میل کیا جسے ارکان نے بغیر پڑھے، سوچے سمجھے اسمبلی میں پاس کرلیا۔ تقلید مغرب کی یہی رفتار رہی تو خواتین کے مطالبے پر آئندہ مردوں کو اپنی جنس تبدیل کرنے پر بھی مجبور کیا جاسکتا ہے۔ ٹریکنگ کڑے، بنیادی انسانی حقوق کو پامال کرنے اور ریاست کے شہریوں کی پرائیویٹ لائف میں بے جا مداخلت ہے۔ یہ بل قرآن و سنت اور ہماری تہذیبی قدروں کے بھی خلاف ہے۔ اس وقت جب کہ دہشت گردی کے خلاف جنگ آخری مرحلے میں ہے یہ سیکولر فاشسٹوں کا وطنِ عزیز کی نظریاتی اساس پر بڑا حملہ ہے۔ موجودہ حکمران ایسے اقدامات کے ذریعے مغرب کو اپنے سیکولر، لبرل اور روشن خیال ہونے کا ثبوت فراہم کررہے ہیں۔ کیا اس طرح وہ اپنے اقتدار کو طول دے سکیں گے؟ خدارا، کچھ تو سوچیں۔

جنابِ عبداللطیف خالد چیمہ کی دہشت گردی کے مقدمے سے بریت:

مجلس احرار اسلام پاکستان کے سیکرٹری جنرل جناب عبداللطیف خالد چیمہ کو انسداد دہشت گردی کی عدالت نمبر 1 ملتان کے ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج جناب محمد اکرم نے ATA-9 کے مقدمہ 18ر فروری 2015ء جمعرات کو باعزت طور پر بری کردیا ہے۔ عبداللطیف خالد چیمہ کی طرف سے ممتاز قانون دان محمود احمد خان غوری ایڈووکیٹ نے پیروی کی۔ اُن پر الزام تھا کہ انھوں نے 8ر مئی 2015ء مرکزی مسجد عثمانیہ، چیچہ وطنی میں قابلِ اعتراض تقریر کی تھی جس کو استغاثہ عدالت میں ثابت کرنے میں ناکام رہا۔ عبد اللطیف خالد چیمہ عدالت سے بری ہونے کے بعد مجلس احرارِ اسلام پاکستان کے مرکزی دفتر دارِ بنی ہاشم پہنچے تو اُن کا پُرجوش خیر مقدم کیا گیا۔ حضرت امیرِ مرکزیہ سید عطاء المہیمن بخاری نے کہا ہے کہ عدالت کے فیصلے سے ثابت ہوگیا کہ عدالتی آزاد ہیں، انھوں نے کہا کہ مجلس احرارِ اسلام پاکستان فرقہ واریت اور نفرت انگیز کارروائیوں پر یقین نہیں رکھتی، انھوں نے کہا کہ عبداللطیف خالد چیمہ کی عدالت سے بریت یہ ثابت کرتی ہے کہ مجلس احرارِ اسلام اور تحریکِ تحفظِ ختم نبوت پُرامن اور آئینی سرگرمیوں پر یقین رکھتی ہیں۔